سبب طبع رسالہ متبرکہ المسماۃ بنام تاریخی ابطال اغلاط قاسمیہ وتشہیر فتوی

۱۳۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ مدت دراز ہوئی جو مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اور مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی کے درمیان بمقام دہلی تنازع واقع ہوا تھا مولوی فضل حق صاحب کذب حق سبحانہ کو ممتنع کہتے تھے اور مولوی اسمٰعیل صاحب ممکن ٹھہراتے تھے اور نیز مولوی فضل حق صاحب مثل جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو ممتنع ٹھہراتے تھے اور مولوی اسمٰعیل صاحب ممکن بتلاتے تھے لیکن عدم وجود مثل کو دونوں تمام عالم میں قائل تھے ایک مدت کے بعد مولوی امیر حسن صاحب سہسوانی نے فرمایا کہ امکان میں بحث کرنا بیکار ہے کہ چند مثل جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر زمینوں میں موجود ہیں پس آپ خاتم النبیین مقید بقید زمین ہمارے کے ہیں فقط اب چند روز ہوئے مشہور ہوا تھا کہ مولوی قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنے آخر الانبیا کے نہیں ہیں بلکہ اصل النبیین کے ہیں پس اگر سیکڑوں ہزاروں انبیا مانند آپ کے اس زمین میں بھی قیامت تک پیدا ہوویں تو مخالف آیت خاتم النبیین کے نہیں ہے کہ اصل سب انبیا کے آپ ہیں بلکہ انہیں زیادہ فضیلت آپ کی ہے اور آخر الانبیا ہونے کے معنے خاتم النبیین سے نکالنا موجب تنقیص فضیلت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے فقط جب کہ یہ عقیدہ مولوی قاسم صاحب کا تحریراً و تقریراً مشہور ہوا بمقام دہلی مولوی قاسم صاحب کے اور مولوی محمد شاہ صاحب پنجابی سے مناظرہ ہوا لیکن باوجود طول بحث کے آخر کو اتباع مولوی قاسم صاحب کے فرمانے لگے کہ مولوی قاسم غالب رہے اور اتباع مولوی محمد شاہ صاحب کے فرمانے لگے کہ مولوی محمد شاہ صاحب غالب رہے اس سبب سے ناواقفوں کو اور بھی زیادہ خلجان واقع ہوا الحمد للہ کہ اس گنہگار عبد الغفار نے ایک استفتاء دونوں صاحبوں کے اقوال سے بنایا اور مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو قال عمرو سے تعبیر کیا اور مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو قال زید سے تقریر کیا اکابر علمائے دہلی و رامپور اور لکھنؤ وغیرہ بلاد نے اقوال عمرو کو یعنی مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو باطل اور قبیح فرمایا اور اقوال زید یعنی مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو حق و صحیح ٹھہرایا لہٰذا واسطے دفع خلجان عوام کے وہ فتویٰ مشتہر کر دیا

فتوی علمای دہلی ورامپور ولکہنؤ وبدایون وبمبئی وغیرہ در تصدیق اقوال مولوی محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ وتردید اقوال مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ المکرمین کیا فرماتے مین
علماء دین ومفتیان شرع متین اس امر مین کہ قال عمر وبعد حمد وصلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش
ہوکہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئین تاکہ فہم جواب مین کچھ وقت نہو سو عوام کے خیال مین
تو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہی کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ
سب مین آخر نبی ہین مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی مین بالذات کچھ فضیلت نہین پھر
مقام مدح مین ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت مین کیونکر صحیح ہوسکتا ہی ہان اگر اس
وصف کو اوصاف مدح مین سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر
زمانی صحیح ہوسکتی ہی مگر مین جانتا ہون کہ اہل اسلام مین سے کسیکو یہہ بات گوارا نہوگی کہ اسمین ایک تو
خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہی آخر اس وصف مین اور قد وقامت وشکل ورنگ وحسب
ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف مین جنکو نبوت یا اور فضائل مین کچھ دخل نہین کیا فرق ہے جو اسکو ذکر
کیا اورونکو ذکر نکیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے
کمالات ذکر کیا کرتے ہین اور ایسے ویسے لوگونکے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہین اعتبار نہو تو تاریخون
کو دیکھ لیجئے باقی یہہ احتمال کہ یہہ دین آخری دین تھا اسلئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہی جو کل کو
جھوٹے دعوی کرکے خلائق کو گمراہ کرینگے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہی پر جملہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم

تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مین کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک
منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام
مین متصور نہین اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اسکے لئے اور بیسیون موقع تھے بلکہ بناء خاتمیت اور بات
پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی
ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے
موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف
جسکا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور
مستعار نہین ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض
ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہین اور ہماری غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی ہان
یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہین تو جسکا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اسکا نور ذاتی
ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی اور کا فیض نہوگا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے
سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کیلئے کسی اور خدا کے نہونیکی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنے ممکنات کا وجود اور
کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال
کبھی بے کمال رہتے ہین اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حق مین ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہوا
کرتا علی الدوام وجود اور کمالات وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے تو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہین اور سوا آپکے اور
نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اورونکی نبوت آپکا فیض ہے پر آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہین
آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہین ویسے ہی نبی الانبیا انتہی قال عمرو
ہان اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر
سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق مین سے مماثل نبوی نہین کہہ سکتے
بلکہ اس صورت مین فقط انبیا کی افراد خارجی ہی پر آپکی افضلیت ثابت نہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپکی
افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو
پھر بھی خاتمیت محمدی مین فرق نہ آئیگا انتہی وقال عمرو باقی رہا آپکا وصف نبوت مین واسطہ

فی العروض اور موصوف بالذات ہونا اور انبیاء ما تحت علیہم السلام کا آپ کے فیض کا معروض اور موصوف
بالعرض ہونا وہ تحقیق معنی خاتمیت پر موقوف ہے جسکی شرح و بسط کما ینبغی اوپر کہہ چکا ہوں انتہی و
قال عمرو فی قاسم العلوم فی صدر المکتوب الاول معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستان ہمی
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر است از زمانہ انبیاء گذشتہ و باز نبی دیگر نخواہد آمد مگر مبدائی کہ این
سخنی است کہ مدح ست در ان و نہ ذمی باز با جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم این معنی را چہ علاقہ کہ از ان
استدراک فرمودہ فرمودند لکن رسول اللہ وخاتم النبیین اگر از من پرسی معنیش این است کہ نبوت [illegible]
دیگران مستفاد از حضرت محمد است صلی اللہ علیہ وسلم و نبوت آنحضرت در عالم اسباب مستفاد از
نبوت دیگران نیست انتہی کلام عمرو **قال زید** یہہ کلام عمرو کا متضمن ہے دو مطلب کو مطلب اول
یہہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ کرنا یہہ خیال عوام کا ہے اور یہہ معنی ظاہر پرستوں کے مطلب اول
ہیں معنی خاتم النبیین کے نزدیک اہل فہم یعنے نزدیک خواص کے یہہ ہیں کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بالذات ہے اور نبوت باقی انبیاء علیہم السلام کی بالعرض ہے اور مطلب ثانی یہہ ہے کہ نبوت مطلب ثانی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی ہو یعنی کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہے اور نبوت باقی انبیاء کی
عرضی ہو باینطور کہ آنحضرت وصف نبوت انبیاء میں واسطہ فی العروض ہیں پس خلاصہ کلام عمرو کا
مطلب اول میں یہہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ کرنا یہہ خیال عوام اور ظاہر
پرستوں کا ہے کیونکہ اسمین کچھ فضیلت نہیں حالانکہ آیہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی مقام مدح
میں وارد ہوئی پس جبکہ یہہ آیت خاتم النبیین کے مقام مدح میں ہوئی تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء
ولا نبی بعدہ کرنا ہرگز صحیح نہیں کیونکہ اسمین کچھ فضیلت اور مدح نہیں ہاں اگر مقام مدح نہ قرار
دیا جاوے تو البتہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ صحیح ہو سکتا ہے لیکن آیت خاتم النبیین کے
مقام مدح میں نہ قرار دینا باطل ہے دو وجہ سے وجہ اول یہہ ہے کہ اسمین زیادہ گوئی خدا تعالی کی
لازم آتی ہے اور وجہ دوسری یہہ ہے کہ نقصان قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لازم آتا ہے اور یہہ
کہنا کہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ میں زیادہ گوئی خدا تعالی کی لازم نہیں آتی اسواسطے
کہ اسمین فائدہ عظیم الشان ہے کہ وہ سد باب ہے عیان نبوت بعد آنحضرت کو منظور تھا سو یہہ کہنا بھی
دو وجہ سے باطل ہے وجہ اول یہہ ہے کہ جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین مین بے ربطی اور بے ارتباطی خدا تعالیٰ کے کلام معجز نظام مین لازم آتی ہو یہ امر خدا تعالیٰ
کی شان سے منزہ ہے اور وجہ دوسری یہہ ہے کہ اگر سد باب مذکور منظور تھا تو اسکے لئے اور بیسیوں موقع تھے نہ یہی موقع
حاصل کلام عمرو کا یہہ ہے کہ آیہ خاتم النبیین کی دو امر سے خالی نہین یا تو مقام مدح مین وارد ہے یا
نہین لیکن شق ثانی باطل ہے کیونکہ اسمین زیادہ گوئی خدا تعالیٰ کی لازم آتی ہے اور نقصان قدر
رسول خدا کا بھی متصور ہے پس باقی رہا شق اول پس جبکہ خاتم النبیین کے مقام مدح مین معین ہوا
تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیا لا نبی بعدہ کرنا بالکل باطل ہوا کیونکہ اسمین کچھ فضیلت نہین
بلکہ معنی خاتم النبیین کی نزدیک خواص کے یہہ ہین کہ نبوت آنحضرت کی بالذات ہے اور نبوت
باقی انبیا کی بالعرض ہے جیسا کہ دال اسپر قول اوسکا معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر بینان این
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر است از زمانہ انبیاء گذشتہ و باز نبی دیگر نخواہد آمد مگر پیدا ئی
اور قول اسکا بلکہ بنا خاتمیت دربات پر ہے الی قولہ آپ پر سلسلہ نبوت کا مختتم ہو جاتا ہے اور قول
اسکا اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے الی قولہ
اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی مین
فرق نہ آئیگا انتہی اور خلاصہ کلام عمرو کا مطلب ثانی مین یہہ ہے کہ نبوت آنحضرت کی ذاتی بایں معنی ہے
کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہے جیسا کہ دال ہے اسپر قول اسکا بطور قاعدہ کلیہ کے الغرض یہہ بات بدیہی
ہے کہ موصوف بالذات پر آکے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کیلیے کسی اور خدا کے نہونیکی وجہ
اگر ہو تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہین الی قولہ اسیطور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہین اور
سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہین الخ اور قول اسکا رسالہ تحذیر الناس کے
صفحہ ۱ مین یہہ بجز اسکے متصور نہین کہ آپ علۃ ہون اور امت مرحومہ یعنی مومنین معلول اور
ظاہر ہے کہ معلول مین جو کچھ ہوتا ہے فیض علۃ اور عطاء علۃ ہوتا ہے اسی لئے اوسکے لئے صیغہ مفعول
تجویز کیا گیا اسصورت مین ضرور ہے کہ وہ فیض ذاتی ہو ورنہ وہان بھی عرضی ہو تو لوٹ اور سے عرض
حقیقی ہو گا کیونکہ یہہ ہو ہی نہین سکتا کہ وصف عرضی خود بخود ہو جائے کوئی موصوف بالذات
ضرور ہے سو وہی ہمارے نزدیک علۃ اصلی اور نبوت باقی انبیا کے عرضی بایں معنی ہے کہ آنحضرت کے وصف

نبوت انبیا مین واسطہ فی العروض ہے جیسا کہ والا ہے واسطہ فی العروض پر قول وسکا اسی
طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت
بالذات مین اور سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپکا فیض ہے
اور آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہین آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوجاتا ہے انتہی کیونکہ مراد اس سے یہی واسطہ
فی العروض ہے بحکم اسکے اس قول کی باقی رہا ایکا وصف نبوت مین واسطہ فی العروض اور موصوف
بالذات ہونا اور انبیاء ماتحت علیہم السلام کا آپکے فیض کا معروض اور موصوف بالعرض ہونا و تحقیق معنی
خاتمیت پر موقوف ہے جسکی شرح وبسط کما ینبغی اوپر کرچکا ہون انتہی فاذا عرفت ذلک فاعلم ان کلو
احد منهما مخالف للشرع فاما المطلب الاول فهو باطل مردود عند الشرع لانه قول علماء
الاسلام وقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وعقیدة اهل الاسلام قال الشیخ عبد
الحق الدهلوی فی ترجمة المشکوة فی باب اسمائه صلی الله علیه وسلم بارانکه بود آنحضرت
را میان دو شانه پارہ گوشت بلند تر از سائر اجزای بدن شریف که اثر خاتم نبوت میگفتند بالکسر تا از ختم
بمعنے تمام شدن کار و در رسیدن و بآخر یا بالفتح تا بمعنے مهر و نشان انکه خاتم النبیین است و ذکر این
خاتم در کتب متقدمه از توراة و انجیل و جز آن بود و انبیاء علیهم السلام بوجود ظهور وے صلی الله
علیه وسلم در آخر زمان بشارة داده بودند انتهی وقال الشیخ عبد الحق فی ترجمة المشکوة فی باب
فضائل سید المرسلین تحت حدیث عرباض بن ساریة عن رسول الله علیه وسلم
انه قال انی عند الله مکتوب خاتم النبیین گفت آنحضرت بدرستی من نزد خدا تعالی نوشته
شده ام ختم کننده پیغمبران که بعد از من پیغمبری نباشد انتهی وقال شاه ولی الله الدهلوی فی
وصیت نامه این فقیر از روح پرفتوح آنحضرت سوال کرد که حضرت چه میفرمایند در باب شیعه که مدعی
محبت اهلبیت اند و صحابه را بد میگویند آنحضرت صلی الله علیه وسلم بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند
که مذهب ایشان باطل است و بطلان مذهب ایشان از لفظ امام معلوم میشود چون ازان حالة
افاقت دست داد و در لفظ امام تامل کردم معلوم شد که امام باصطلاح ایشان مفترض الطاعة
منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز نمایند پس در حقیقه ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آن حضرت
صلی الله علیه وسلم را خاتم النبیین گفته باشند انتهی وقال شاه عبد العزیز الدهلوی فی التحفة اثنا

الاشاعرة فی الباب السادس عقیده وهم آنکه آنجناب خاتم النبیین است لا نبی بعده جمیع
فرق اسلامیه همین قایل اند وامامیه هرچند بظاهر ختم نبوة آنجناب اقرار میکنند لیکن در پرده به نبوة
ائمه قایل اند بلکه ائمه را بهتر از انبیا میشمارند وتفویض امر تحلیل وتحریم که خلاصه نبوت ملکه بالاتر
از نبوه است برای ائمه اثبات نمایند پس در معنی منکر ختم نبوت اند انتهی وقال الشیخ الاکبر فی
الفصوص والجامی فی شرحه لا نبی بعده مشرعا او مشرعا له والاول هو الاتی بالاحکام
الشرعیة من غیر متابعة نبی اخر قبله کموسی وعیسی ومحمد علیهم السلام والثانی
هو المتبع لما شرعه له النبی المتقدم کانبیاء بنی اسرائیل اذ کلهم کانوا داعین الی
شریعة موسی علیه السلام فالنبوة والرسالة منطقان عن هذا الموطن بانقطاع
الرسول الخاتم انتهی قال فی القاموس من کل شیء عاقبته واخریته کخاتمته واخر القوم
کالخاتم انتهی وقال فی الصراح یقال ختمت الشیء فهو مختوم ومختم شد وتمام گردانید وخاتم
الشیء آخره انتهی وقال فی مجمع البحار الخاتم والخاتم من اسمائه صلی الله علیه وسلم
بالفتح اخرهم وبالکسر اسم فاعل انتهی وقال القاری فی شرح الشفاء فی فصل اسمائه
صلی الله علیه وسلم من الباب الثالث من القسم الاول وخاتم النبیین کما قال الله تعالی
وخاتم النبیین وهو بفتح التاء علی الاسم ای اخرهم وبالکسر علی الفاعل لانه ختم النبیین
فهو خاتمهم ذکره الانطاکی والتحقیق ان المراد بالفتح ما یختم به من الطابع فقوله ای
اخرهم حاصل المعنی لاجل المبنی انتهی قال فی شرح شفاء فی فصل الایات فی خروب خروب
الحیوانات من الباب الرابع من القسم الاول قال رسول رب العلمین وخاتم النبیین
ای اخرهم وهو بفتح التاء علی ما قراء به عاصم بمعنی ختموا به وبکسرها بمعنی ختمهم
ویؤیده قراءة ابن مسعود ولکن نبیا ختم النبیین انتهی وقال الامام الزرقانی فی
شرح المواهب فی النوع الثالث من المقصد السادس وخاتم النبیین بکسر التاء قراءة
الجمهور بمعنی انه ختم ای جاء اخرهم وقرأ عاصم بفتح التاء ای لهم ختموا به فهو
کالخاتم والطابع لهم انتهی وقال الزرقانی فی شرح المواهب بعید ذلك وختم بی
النبیون ای اغلق باب الوحی والرسالة فلا نبی بعده انتهی وقال القسطلانی فی

شرح البخاری باب خاتم النبیین ای آخرهم الذی ختمهم او ختموا به علی قراءة عاصم بالفتح
انتهی وقال القسطلانی فی المواهب فی النوع الاول من المقصد السادس اول الانبیاء
آدم علیه السلام وآخرهم نبینا صلی الله علیه وسلم انتهی وقال القاضی فی الشفاء
فی الباب الثالث من القسم الاول والقسطلانی فی المواهب فی النوع الثانی من المقصد
الثانی المتقدم فی الانبیاء والخاتم لهم کما قال علیه السلام کنت اول الانبیاء فی الخلق
وآخرهم فی البعث انتهی وقال النسفی فی العقائد واول الانبیاء آدم وآخرهم محمد صلی الله
علیه وسلم انتهی وقال العلامة التفتازانی فی شرح العقائد واذا ثبت نبوته ودل کلامه
وکلام الله المنزل علیه انه خاتم النبیین وانه مبعوث الی کافة الناس بل الی الجن والانس
ثبت انه آخر الانبیاء وان نبوته لا یختص بالعرب انتهی وقال الزمخشری فی تفسیر الکشاف
وخاتم بفتح التاء بمعنی الطابع وبکسرها بمعنی الطابع وفاعل الختم ویقویه قراءة ابن مسعود
ولکن نبیا ختم النبیین فان قلت کیف کان آخر الانبیاء علیهم السلام وعیسی علیه السلام
ینزل فی آخر الزمان قلت معنی کونه علیه السلام آخر الانبیاء علیهم السلام انه لا ینبأ
احد بعده علیه السلام وعیسی علیه السلام ممن نبئ قبله علیه السلام انتهی وقال فی تفسیر
الجلالین ولکن رسول الله وخاتم النبیین فلا یکون له ابن رجل بعده یکون نبیا وفی
قراءة بفتح التاء کآلة الختم ای به ختموا وکان الله بکل شیء علیما بان لا نبی بعده انتهی
وقال فی الکمالین حاشیة تفسیر الجلالین خاتم النبیین بکسر التاء للاکثر ای آخرهم انتهی
وقال فی تفسیر البیضاوی وخاتم النبیین آخرهم الذی ختمهم او ختموا به علی قراءة عاصم
بالفتح ولا یقدح فیه نزول عیسی علیه السلام بعده لانه اذا نزل کان علی دینه مع انه
آخر من نبئ انتهی وقال فی تفسیر المدارک وخاتم النبیین بفتح التاء عند عاصم بمعنی
الطابع ای لا نبی احد بعده وعیسی علیه السلام ممن نبئ قبله وحین ینزل
ینزل عاملا علی شریعة محمد صلی الله علیه وسلم کانه بعض امته وغیره بکسر التاء
بمعنی الطابع وفاعل الختم ویقویه قراءة ابن مسعود رضی الله عنه لکن نبیا ختم
النبیین انتهی وقال فی التفسیر الاحمدی وخاتم النبیین ای لم یبعث بعده نبی قط وانما

نزل بعده عيسى عليه السلام فقد يعمل بشريعته عليه الصلوة والسلام ويكون له خليفة ولم
يحكم بشريعة نفسه وانكان نبيا قبله كما قال عليه الصلوة والسلام لابراهيم حين
توفي لو عاش لكان نبيا هذا تفسير الاية على ما ذكروا والمقصود انه يفهم من الاية ختم
النبوة على نبينا صلى الله عليه وسلم لان الخاتم بفتح التاء عند عاصم وبكسر التاء عند
غيره والمال على كل توجيه هو بمعنى الاخر ولذلك فسر صاحب المدارك قراءة عاصم بالاخر
وصاحب البيضاوي كلا القرائتين بالاخر انتهى مختصرا وقال في تفسير المعالم وخاتم النبيين
ختم به الله النبوة وقرا ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اي اخرهم وقرا الاخرون
بكسر التاء على الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم
به النبيين لجعلت له ابنا يكون بعده نبيا وكان الله بكل شي عليما اخبرنا ابو محمد شاهي
اخبرنا عبد الله ابن محمد بن مسلم اخبرنا يونس بن عبد الاعلى اخبرنا ابن وهب اخبرنا
يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن ابن سلمة قال كان ابو هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف
به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع
اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد اخبرنا عدي
بن احمد اخبرنا هيثم بن كليب اخبرنا ابو عيسى الترمذي اخبرنا سعيد بن عبد الرحمن وغير
واحد قالوا اخبرنا سفين عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي
يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده
نبي انتهى وقال في تفسير روح البيان خاتم النبيين قرا عاصم بفتح التاء وهو الة الختم
بمعنى ما يختم به كالطابع بمعنى ما يطبع به والمعنى وكان اخرهم الذي ختموا به وبالفارسية
مهر پيغامبران يعني بدو مهر كرده شد در نبوت و پيغمبران را بدو ختم كرده اند وقرا الباقون
بكسر التاء اي كان خاتمهم اي فاعل الختم وبالفارسية مهر كننده پيغامبرانست وهو بالمعنى
الاول ايضا وفي المفردات لانه ختم النبوة اي تممها بمجيئه وايا ما كان فلو كان له ابن لتم

لكان نبيا لكن لم يكن هو عليه الصلوة والسلام خاتم النبيين كما روى انه قال في ابنه ابراهيم
لو عاش لكان نبيا وذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة من ابائهم وكان ذلك من
امتنان الله عليهم فكانت علماء امته ورثته عليه الصلوة والسلام من جهة الولاية
وانقطع ارث النبوة بختميته ولا يقدح في كونه خاتم النبيين نزول عيسى عليه السلام
بعده لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينبأ احد بعده كما قال لعلي رضي الله عنه انت
مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي وعيسى عليه السلام ممن نبئ قبله وحين
ينزل انما ينزل على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم مصليا الى قبلته كانه بعض امته فلا
يكون اليه وحي ولا نصب احكام بل كان خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان
الله بكل شيء عليما ولما نزل قوله تعالى خاتم النبيين استغرب كون باب النبوة مسدود
فضرب النبي صلى الله عليه وسلم لهذا مثلا يتقرر في نفوسهم وقال ان مثلي ومثل الانبياء
من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة فجعل الناس يطوفون به
ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في باب فضائل علي رضي الله عنه قال العلماء في هذا الحديث دليل على ان
عيسى عليه السلام اذا نزل في اخر الزمان نزل حكما من حكام هذه الامة يحكم بشريعة محمد
صلى ولا ينزل نبيا انتهى وقال البخاري في صحيح البخاري باب خاتم النبيين حدثنا قتيبة
بن سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا
فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون
هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال مسلم في صحيح مسلم باب
كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين حدثنا ابن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا حدثنا
اسمعيل عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة
من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه

اللبنة

اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى واخرج عن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل النبيين من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا
موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه
اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه مسلم واخرج عن جابر قال قال النبي صلى الله
عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا فاتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل
الناس يدخلونها ويتعجبون منها ويقولون لولا موضع اللبنة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم السلام رواه مسلم واخرج عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت
بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم
بي النبيون رواه مسلم واخرج عن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي انت مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي متفق عليه واخرج عن سعد بن
ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي اما ترضى ان تكون مني بمنزلة
هرون من موسى الا انه لا نبوة بعدي رواه مسلم اي لا نبوة اصلا لا نبوة نبي ولا نبوة رسول
لان هرون نبي لا رسول واخرج عن انس بن مالك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وقال وفي الباب عن
ابي هريرة وحذيفة بن اسيد وابن عباس وام كرز وهذا حديث حسن صحيح انتهى و
رواه الامام احمد والحاكم باسناد صحيح كما في الزرقاني شرح المواهب واخرج عن ابن عباس
قال كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم الستارة في مرضه والناس صفوف خلف ابي بكر
فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له
رواه ابو داود وابن ماجة واخرج عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري واخرج عن
ام كرز قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهبت النبوة وبقيت المبشرات رواه ابن ماجه
قال السيوطي ان الوحي منقطع بموتي ولا يبقى ما يعلم منه ما سيكون الا الرؤيا كذا

في المرقاة واخرج عن جبير بن مطعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي متفق عليه اخرج عن جبير بن مطعم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال القاضي عياض في الشفاء في فصل اسمائه صلى الله عليه وسلم من الباب الثالث من الاول في الصحيح انا العاقب الذي ليس بعدي نبي انتهى فالحديث آخره كاوله مرفوع واخرج عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون في امتي ثلثون كذابون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي رواه الترمذي وقال في الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح واخرج عن قتادة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء في الخلق وآخرهم في البعث ذكره القاضي في الشفاء والقسطلاني في المواهب رواه ابو نعيم في دلائله وابن ابي حاتم في تفسيره ابو اسحق الجوزقاني عن ابي هريرة كما في الزرقاني واخرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث رواه البغوي في تفسير المعالم التنزيل وقال القسطلاني في المواهب الزرقاني في شرح المواهب في النوع الثالث من المقصد السادس قال الله تعالى ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين بكسر التاء قراءة الجمهور بمعنى انه ختمهم اي جاء آخرهم وقرأ عاصم بفتح التاء اي آخرهم ختموا به فهو كالخاتم والطابع لهم وهذه الآية نص في انه لا نبي بعده واذا كان لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولا ينعكس كما قدمنا ذلك في اسمائه الشريفة من المقصد الثاني وبذلك وردت الاحاديث عنه صلى الله عليه وسلم فروى الامام احمد من حديث ابي بن كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فاحسنها واكملها وترك فيها موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويتعجبون منه ويقولون

لو تم موضع هذه فانا في النبيين موضع تلك اللبنة رواه الترمذي عن عامر العقدي وقال
حديث حسن صحيح وفي حديث انس بن مالك مرفوعا ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وغيره كالامام احمد والحاكم واسناده صحيح وفي حديث
جابر مرفوعا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل ابتنى
بيوتا فاحسنها واجملها واكملها الا موضع لبنة فكان من دخلها فنظر قال ما احسنها الا
موضع هذه اللبنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا موضع تلك اللبنة ختم
بي الانبياء ولمسلم حيث فختمت الانبياء عليهم السلام وفي حديث ابي هريرة قال
فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه ابو داود الطيالسي وكذا البخاري ومسلم نحوه عن جابر
واخرجاه ايضا من حديث ابي هريرة وفي حديث ابي سعيد الخدري فجئت انا فاتممت
تلك اللبنة رواه مسلم وفي حديث ابي هريرة عند مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم
فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم
وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون اي اغلق
باب الوحي والرسالة فلا نبي بعده فمن تشريف الله له ختم الانبياء والمرسلين به وقد
اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تحذق و
تشعبذ واتى بانواع السحر قال الامام فخر الدين هو في عرف الشرع كل امر يخفى سببه
ويخيل على غير حقيقته ويجري مجرى التمويه والخداع قال الله تعالى يخيل اليه انها تسعى
والطلاسم والنيرنجيات كلها محال وضلالة عند اولي الالباب ولا يقدح في هذا نزول
عيسى عليه السلام لانه اذا نزل من السماء كان على دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ومنهاجه
مع ان المراد انه اخر من نبئ وارسل فلا يضر وجود واحد بعده او اكثر ممن نبئ قبله
قال ابن حيان من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولي افضل من النبي
فهو زنديق يجب قتله لتكذيب القرآن وخاتم النبيين انتهى وقال ابن كثير في تفسيره هذه
الآية هي نص على انه لا نبي بعده واذا كان لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى و

الاخرى لان مقام الرسالة احص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولا ينعكس
وبذلك وردت الاحاديث المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن رحمة الله بالعباد
ارسال محمد صلى الله عليه وسلم ثم من تشريفه الله له ختم الانبياء والمرسلين به صلى الله عليه وسلم
وقد اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تخذر وتشعبذ
واتى بانواع السحر والطلاسم والنيرنجيات فكلها محال وضلال عند اولي الالباب كما
اجرى على يدي الاسود العنسي باليمن ومسيلمة الكذاب باليمامة من الاحوال الفاسدة
والاقوال الباردة ما علم كل ذي لب وفهم انهما كاذبان ضالان لعنهما الله تعالى و
كذالك كل مدعي لذلك الى يوم القيمة حتى يختموا بالمسيح الدجال يخلق الله معه
في الامور يشهد العلماء والمومنون بكذب ما جاء بها انتهى ذكره في تفسير روح البيان
وقال القاضي عياض في شفاء والقاري في شرح الشفا في الباب الثالث من القسم الرابع و
كذالك من ادعى النبوة لاحد مع نبينا عليه الصلوة والسلام كاصحاب مسيلمة والاسود
العنسي او بعده كالعيسوية اصحاب عيسى بن اسحق بن يعقوب الاصفهاني كان موجودا
في خلافة المنصور من اليهود القائلين بتخصيص رسالته الى العرب خاصة وكالخرمية
القائلين بتواتر الرسل اي لا ينطقون ما دامت الدنيا وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة
علي في الرسالة للنبي صلى الله عليه وسلم وكذلك كل امام اي من الائمة الاثناعشرية
عند هولاء الرافضة يقوم مقامه في النبوة والحجة يعني ارادتها الحقيقة و
كالبزيغية والبيانية منهم اي الرافضة القائلين بنبوة بزيغ وبيان اي ابن اسمعيل
النهدي من غلاة الرفضة او من ادعى النبوة لنفسه كالمختار بن ابي عبيد الثقفي
او جوز اكتسابها اي تحصيل النبوة بالمجاهدة والرياضة والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها
اي منزلة النبوة باخذ الفيض من القلب من الرب كالفلاسفة اي الحكماء وغلاة
المتصوفة اي الجهلاء وكذلك من ادعى منهم او من غيرهم انه يوحى اليه وحيا جليا
لا الهاما يسمى وحيا خفيا كما يحصل لارباب المكاشفة واصحاب الفراسة كما

يشير اليه قوله تعالى ان في ذلك لايات للمتوسمين اى للمتفرسين وقوله عليه الصلوٰة
والسلام في امتي محدثون اى ملهمون وان لم يدع النبوة او انه اى يدعى حال اليقظة
انه يصعد الى السماء ويدخل الجنة وياكل من ثمراتها ويعانق الحور العين فيه ان
هذا كله مقتضى الكذب لا الكفر كما لا يخفى فهؤلاء الطوائف كلهم كفار فانهم
يكذبون النبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبيين لا نبي بعده اى بعد مبعثه فلا يرد
عيسى عليه السلام لانه نبي قبله وينزل بعده ويحكم بشريعته ويصلي الى قبلته ويكون
من جملة امته واخبر عن الله انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة
على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل في ظاهره ولا
تخصيص في عمومه فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها بتكذيبهم الله ورسوله قطعا
اى بلا شبهة اجماعا اى بلا مخالفة سمعا اى من الكتاب والسنة مما يدل على كفرهم
بالاجوبة انتهى وقال في تفسير روح البيان قال في بحر الكلام وصنف من الروافض قالوا
ان الارض لا تخلو من النبي والنبوة صارت ميراثا لعلي واولاده ويفرض على المسلمين
اطاعته على كل من لا يرى اطاعته يكفر وقال اهل السنة والجماعة لا نبي بعد نبينا
عليه الصلاة والسلام لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقوله عليه الصلوٰة
والسلام لا نبي بعدى ومن قال بعد نبينا نبي يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه
انتهى وقال في تمهيد ابي الشكور قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا من النبي قط و
هذا كفر لان الله تعالى قال وخاتم النبيين ومن ادعى النبوة في زماننا فانه يصير كافرا
ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك في النص ويجب الاعتقاد بانه ما كان
لاحد شركة في النبوة لمحمد صلى الله عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان عليا شريكا
لمحمد صلى الله عليه وسلم في النبوة وهذا منهم كفر انتهى وغير ذلك مما لا يحصى فقد ثبت
بما ذكر ان معنى خاتم النبيين اخر الانبياء لا نبي بعده هو قول العلماء الكرام وقول رسول
عليه السلام وعقيدة اهل الاسلام فكان قوله سو عوام كے خيال مين تو رسول الله كا خاتم
ہونا بايں معنى ہے كہ انكا زمانہ انبياء سابق كے زمانہ كے بعد اور آپ سب مين آخر نبى ہين الخ

بعد کونه مردود بما ذکر لا یخلو من الکفر لان ذلک الکلام یستلزم ان اهل ذلک القول من
العوام وقد ثبت بما ذکر ان اهل ذلک القول قول علماء الاسلام ورسول علیه السلام و
عقیدة لاهل الاسلام وکذلک کان قوله بلکه اگر بالفرض بعد زمانه نبوی صلی الله علیه وسلم
بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا انتہی بعد کونه مردود بما
ذکر لا یخلو من الکفر لانه انکار معنی خاتم النبیین الثابت عند اللغة وعلماء
الاسلام ورسول علیه السلام وکذلک کان قوله مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر
زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول الله وخاتم النبیین
فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے الخ مردود لما اخرج عن ابی هریرة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب
واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم
بی النبیون رواه مسلم واخرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مثلی و
مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویة
فجعل الناس یطوفون به ویتعجبون ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة و
انا خاتم النبیین متفق علیه اخرج عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی دارا فاتمها واکملها الا موضع لبنة فجعل الناس
یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء علیهم السلام رواه مسلم وقال
الامام النووی فی شرح مسلم قوله صلی الله علیه وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی الی قوله
وانا خاتم النبیین فیه فضیلته صلی الله علیه وسلم وانه خاتم النبیین انتهی وقال القسطلانی
فی المواهب ومن تشریفه الله تعالی له ختمه الانبیاء والمرسلین به وقد اخبر الله تعالی
فی کتابه ورسوله فی السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی هذا
المقام بعده فهو کذاب افاک دجال ضال مضل انتهی وقال ابن کثیر فی تفسیره فمن رحمة الله
تعالی بالعباد ارسال محمد صلی الله علیه وسلم ومن تشریف الله تعالی له ختم الانبیا

والمرسلين به صلى الله عليه وسلم ثم اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه
انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال
مضل اشتهى وغير ذلك مما لا يحصى وكذلك كان قوله جل جلاله ما كان محمد ابا احد من
رجالكم او رجاله ولكن رسول الله وخاتم النبيين مبين كيا تناسب تحته الاحود وذا لامه على
وفق قواعد العرب فانه تعالى لما قال ما كان محمد ابا احد من رجالكم لفهم من ذلك الكلام
نفي الابوة مطلقا فعطف عليه بلفظ لكن الموضوع لدفع التوهم الناشئ من الكلام
السابق لاثبات الابوة من طريق آخر وهو كون رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول الله ثم عطف عليه قوله وخاتم
النبيين لافادة انه لم يكن له ابن بالغ ولافادة الزيادة ايضا فكان المعنى هكذا ما كان محمد
ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وكل من كان رسولا فهو ابو امته كما في كتب التفسير قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم مثل الوالد لولده اعلمكم رواه ابن ماجة
والدارمي وابوداود وخاتم النبيين وكل من كان خاتم النبيين فهو زائد شفقة و
اكثر نصيحة واكمل دينا ولا يكون بعده نبي فلا يكون له صلى الله عليه وسلم ابن بالغ
يكون بعده نبيا قال محيي السنة في تفسير معالم التنزيل وخاتم النبيين ختم به النبوة
وقرأ ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اي آخرهم وقرأ الآخرون بكسر التاء على
الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم به النبيين لجعلت
له ابنا يكون بعده نبيا انتهى وقال في تفسير روح البيان فلو كان له ابن بالغ لكان نبيا ولم
يكن هو عليه السلام خاتم النبيين كما يروى انه قال في ابنه ابراهيم لو عاش لكان نبيا و
ذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة قبلهم من آبائهم وكان ذلك من امتنان الله عليهم
فكان علماء امته ورثته عليه السلام من جهة الولاية وانقطع ارث النبوة بختميته الى
قوله خاتم النبيين يفيد زيادة الشفقة من جانبه والتعظيم من جهتهم لان
الذي بعده نبي يجوز ان يترك شيئا من النصيحة والبيان لانها مستدركة من
واما من لا نبي بعده يكون اشفق على امته واهدى لهم من كل الوجوه انتهى
المطلب الثاني فهو باطل عند الشرع بالوجوه لكن بطلانه موقوف على معرفة

مطلب ثاني

الواسطة في العروض فالواسطة في العروض عبارة عن امر كان متصفا بصفة حقيقة
وتنسب تلك الصفة الى امر آخر مجازا لاجل العلاقة بينهما قال المولوي بحر العلوم عبد العلي اللكهنوي
في بيان الكافي شرح الشرح للقاضي تحت قوله بواسطة في العروض هي عبارة عن امر يكون متصفا
بصفة حقيقة وتنسب تلك الصفة الى امر اخر بعلاقة مع ذلك الامر كالسفينة المتصفة
بالحركة بالذات فهي واسطة في عروض الحركة لجالسها فيكون هناك عارض واحد ثابت
للواسطة بالذات منسوب الى ذي الواسطة بالعرض واحد قسمي الواسطة في الثبوت
اعلم ان الواسطة في الثبوت عبارة عما يكون علة لاتصاف شئ بصفة بان ذلك الشئ
متصف بتلك الصفة حقيقة وبالذات في يكون تلك الواسطة علة الاتصاف بها وهي على
قسمين الاول ما بين بقوله وهو ان يكون كل منهما اي من الواسطة وذي الواسطة
معروضا حقيقيا له اي للعروض يعني يكون كل منهما متصفا بالصفة بالذات فيكون
فردان احدهما قائم بالواسطة والآخر قائم بذي الواسطة لكن قيام فرد منهما بالواسطة يكون
سبب قيام فرد منهما بذي الواسطة كاليد فان قيام الحركة بها سبب لقيام الحركة بالمفتاح
والثاني ما لا يكون الواسطة متصفة بالصفة اصلا ويكون لها حظ من العلية
فقط كالصباغ الذي هو واسطة في اتصاف الثوب بالصبغ وبينه بقوله وان كان بينهما واسطة
في الثبوت بان يكون المعروض الحقيقي هو ذو الواسطة دون الواسطة فيكون لها حظ من
العلية انتهى وقال بحر العلوم عبد العلي اللكهنوي قدس سره في الحاشية على حاشية ميرزاهد
ملا جلال اعلم ان الواسطة قد يطلق على ما كان علة للعلم ويقال لها الواسطة في الاثبات و
هذا انما يكون في التصديقات وقد يطلق على امر يكون متصفا بصفة وينسب بعلاقة مع
امر اخر فيقال لهذا انه واسطة في العروض فالصفة في هذه الواسطة يكون واحدة عارضة
للواسطة حقيقة وينسب الى ذي الواسطة بنوع من العلاقة وهذا كما يعرض الحركة
لجالس السفينة فالجالس متحرك بحركة السفينة لا بحركة نفسه وهذه الواسطة
هي الواسطة في العروض وقد يطلق الواسطة على ما يكون سببا وعلة لثبوت صفة للموصوف
فههنا صفة ثابتة لذي الواسطة حقيقة وبالذات لكن بسبب علة وجعل جاعل في تعالى المجد

الواسطة والواسطة في الثبوت هو على قسمين احدهما ان لا يكون الواسطة موصوفة اصلا
بهذه الصفة انما كان لها السببية لا غير كالصباغ الذي كان واسطة للثوب في كونه مصبوغا
وليس الصباغ مصبوغا والثاني ان يكون الواسطة ايضا متصفة بالذات فيكون هناك
للصفة فردان احدهما قائم بالواسطة والاخر قائم بذي الواسطة واتصاف الواسطة بالصفة
علة لاتصاف ذي الواسطة بها انتهى وقال مولانا عبد الحليم اللكهنوي قدس سره في القول
الاسلم لحل شرح السلم قوله تقتضي الخ بان يكون ثبوت الصفة وهو التحقق والوجود للواسطة
اولا وبالذات وفي ذي الواسطة بالعرض كما هو شان الواسطة في العروض كالسفينة فانها
واسطة لثبوت الحركة لجالسيها وهي عارضة لها وانما تنسب الى الجالس بمجاز المقارنة قوله
الواسطة في الثبوت ان لها قسمان الاول واسطة تكون سفيرا محضا في ثبوت الصفة
لذيها كالصباغ في صبغ الثوب الثاني واسطة تكون متصفة بالصفة اولا و
بسببها يتصف بها ذوها ايضا كاليد يتحرك اولا ثم يتحرك به مفتاح انتهى وقال الملا
مبين قدس سره في مرآة الشروح على السلم وموضوع كل علم ما يبحث فيه عن عوارضه
الذاتية والعوارض الذاتية ما يلحق الشيء لذاته كلحوق ادراك الامور الغريبة للانسان
بالقوة او بواسطة امر خارج مساو له كلحوق التعجب بادراك الامور المستغربة والمراد
باللحوق بالذات عدم الواسطة في العروض بان يكون العارض عارضا للواسطة بالذات
ولا يكون لذي الواسطة الا بالمجاز كالحركة العارضة لجالس السفينة بواسطتها انتهى
وقال الملا مبين في الشرح المذكور قبيل ذلك فان الوصف في الواسطة في العروض لا
يتعدى لجالس السفينة فان الحركة تنسب الى السفينة بالذات والى الجالس بالعرض انتهى
فقد حصل بما ذكر من نقول الفحول في المعقول ان الواسطة في العروض لا بد لها من الامرين
فالاول ان يكون الوصف في الواسطة وذي الواسطة في الواسطة في العروض غير متعدد
بان يكون الواسطة موصوفة بالصفة حقيقة منسوبة تلك الصفة الى ذي الواسطة مجازا
لا حقيقة فيصح حينئذ ان يقال ان السفينة متحركة حقيقة والجالس فيها ليس
بمتحرك حقيقة بخلاف الواسطة في الثبوت فان الوصف في احد قسميها متعدد وان

احدهما فاثر بالواسطة حقيقة والاخرى فاثر بذى الواسطة حقيقة فيصح حينئذ ان
يقال ان اليد متحركة حقيقة والمفتاح متحرك حقيقة بخلاف ثانى قسميها فان الوصف
فيه واحد لا متعدد بان يكون ذو الواسطة موصوفا بالصفة حقيقة ولا يكون
الواسطة موصوفة بتلك الصفة اصلا لا حقيقة ولا مجازا فيصح حينئذ ان يقال
ان الثوب مصبوغ حقيقة والصباغ ليس بمصبوغ اصلا لا حقيقة ولا مجازا او الامر
الثانى ان يكون اتصاف الواسطة وذى الواسطة فى زمان واحد وان كان اتصاف
الواسطة باعتبار الرتبة مقدما على اتصاف ذى الواسطة كما هو واضح من مثال
السفينة والجالس فيها فاذا عرف ذلك ففى الوجه الاول ان الانبياء كلهم متساوون
فى نفس النبوة عند السلف والخلف لان النبوة فى الشرع هى الوحى من الله
تعالى حقيقة بالاحكام الشرعية قال الله تعالى وبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين
وقال الله تعالى وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما كنا
معذبين حتى نبعث رسولا وقال الله تعالى ولقد بعثنا فى كل امة رسولا وقال الله
تعالى وما منع الناس ان يؤمنوا اذ جاءهم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشرا
رسولا وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحى اليهم فاسئلوا اهل
الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحى اليهم
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من
رسول الا نوحى اليه هذه النصوص نصوص فى نسبة الوحى الى الله تعالى حقيقة
فدلت الايات القرانية على ان النبوة فى الشرع هى الوحى من الله تعالى حقيقة فقد
ثبت بالايات المذكورة ان ماهية النبوة هى الوحى من الله تعالى بالاحكام الشرعية
كما ان ماهية الانسان هى الحيوان مع الناطق فاذا كان الامر كذلك كان الانبياء كلهم
متساوون فى نفس النبوة كما ان افراد الانسان كلهم متساوون فى نفس الماهية
الانسانية كما قال الله تعالى اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيِّيْنَ مِنْ
بَعْدِهٖ قال فى تفسير البيضاوى فى تفسير تلك الاية امره فى الوحى كسائر الانبياء انتهى

الشفا

انه قال عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على اخواني المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت ذكره القاري في شرح قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يرويه عن ربه لا ينبغي لعبد ان يقول انه خير من يونس بن متى رواه
البخاري في صحيحه وقال البخاري في صحيحه في كتاب التفسير باب قوله انا اوحينا اليك كما
اوحينا الى نوح والنبيين من بعده الى قوله ويونس وهارون وسليمن
حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب انتهى اي في نفس النبوة
وقال الحافظ احمد علي في حاشية البخاري في مطابقة الترجمة قوله فقد كذب لان الانبيا
كلهم متساوون في مرتبة النبوة انتهى وقال الشيخ عبد الحق في ترجمة المشكوة لا تفضلوا محمل
اين نهي يا در رو واد است قبل از نزول وحي به تفضيل يا تفضيل در اصل نبوت يا تفضيل بر وجهے
كه تحقير وازدراء ديگر لازم آيد وقال الامام النووي في شرح مسلم في صدر كتاب الفضائل
واما الحديث لا تفضلوا بين الانبياء فجوابه من خمسة اوجه احدها انه صلى الله
عليه وسلم قاله قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فلما علم اخبر به والثاني انه قاله ادبا وتواضعا
والثالث ان النهي انما هو عن تفضيل يؤدي الى نقص المفضول والرابع انه انما نهى عن تفضيل
يؤدي الى الخصومة والفتنة كما هو المشهور في سبب الحديث والخامس ان النهي مختص
بالتفضيل في نفس النبوة فلا تفاضل فيها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اخرى
ولا بد من اعتقاد التفضيل فقد قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض
انتهى وقال القاضي في الشفاء والقاري في شرحه الوجه الرابع منع التفضيل في حق النبوة
والرسالة اي باعتبار اصلهما وحقيقة ماهيتهما لا في ذوات الانبياء وزيادة خصائص
الاصفياء فان الانبياء فيها على حد واحد اذ هي اي مادة النبوة والرسالة شيء واحد
وهو البعثة المجردة الحاصلة بالوحي فقط وتسمى بالنبوة او متضمنة الى تبليغ الغير
وتسمى بالرسالة وهي في حد ذاتها شيء واحد لا تفاضل فيها فلا يقال مثلا نبوة
آدم افضل من نبوة غيره وهذا معنى قوله عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على اخواني
المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت وانما التفاضل في زيادة الاحوال والخصوص والكرامات

والرتب الا الطاف اما النبوة في نفسها فلا تفاضل فيها انما التفاضل بامور اخر زائدة عليها
اي على حقيقتها انتهى وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب تحت قوله اما النبوة
في نفسها فلا تفاضل قال السنوسي في شرح عقائده ويدل عليه منع ان يقال لفلان
النصيب الاقل من النبوة ولفلان النصيب الاوفر منها ونحوه من العبارات التي تقتضي
ان النبوة مقولة بالتشكيك ولا شك في ان امتناع ذلك معلوم من الدين بالضرورة
بين السلف والخلف فدل على ان حقيقة النبوة في المتواطي المستوي افراده ولا يلتفت
الى من خالف مقتضاه لوضوح فساده انتهى وقال التفتازاني في شرح العقائد والرسول انسان
بعثه الله تعالى الى الخلق لتبليغ الاحكام بخلاف النبي فانه اعم انتهى وقال القسطلاني
في المواهب في صدر الفصل الاول من المقصد الثاني والرسول انسان بعثه الله تعالى
الى الخلق بشريعة متجددة والصحيح ان كل رسول نبي وليس كل نبي رسولا انتهى وقال
القاضي في الشفاء في الفصل الثاني من الباب الرابع من القسم الاول والصحيح الذي
عليه الجماء الغفير ان كل رسول نبي وليس كل نبي رسولا انتهى قال عبد الحكيم سيالكوتي
في حاشية الخيالي اعلم انه قد اختلف في الفرق بين الرسول والنبي فقال بعضهم انهما
متساويان فكل نبي رسول وكل رسول نبي ولا فرق الا بحسب المفهوم فانه من حيث
انه قال الله تعالى انا ارسلناك وما في معناه يسمى بالرسول ومن حيث انه انباء الخلق
عن الاحكام يسمى بالنبي وهذا مذهب جمهور المعتزلة واليه ذهب الشارح وقال بعضهم
ان النبي اعم لان الرسول ما صاحب كتاب وشريعة متجددة بخلاف النبي كما بينه المحشي
وهذا مذهب اهل السنة وقال بعضهم ان الرسول اعم وعرفوه بانه انسان او ملك
مبعوث بخلاف النبي فانه مختص بالانسان انتهى فقد ثبت بما ذكر ان النبوة وهي كون
البعثة والوحي من الله تعالى حقيقة متساوية الافراد عند السلف والخلف بالنصوص
المذكورة بان كل نبي من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى
الله عليه وسلم في وصف نبوة الانبياء واسطة في العروض مردودا عند السلف والخلف
بالنصوص المذكورة من كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والوجه

الثانی انه قال الله تعالی و بعث الله النبیین مبشرین ومنذرین وقال الله تعالی وما نرسل
المرسلین الا مبشرین ومنذرین وقال الله تعالی وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیهم
وقال الله تعالی وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیهم وقال الله تعالی وما ارسلنا من
قبلک من رسول الا نوحی الیه وقال الله تعالی انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین
من بعده وقال علیه السلام لا تفضلونی علی اخوانی المرسلین فانهم بعثوا کما بعثت ذکره
القاری فی شرح الشفاء فهذه النصوص نصوص فی ان کل احد من الانبیاء مبعوث
من الله تعالی حقیقة ویوحی الیه من الله تعالی علیحدة علیحدة حقیقة کما هو مدلول
قوله بعث الله وقوله وما نرسل وقوله وما ارسلنا وقوله نوحی الیهم وقوله نوحی الیه
وقوله انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعده فکان وصف النبوة متعددا
بان کل نبی من الانبیاء موصوف بالنبوة حقیقة فکان القول بکونه صلی الله علیه وسلم
فی وصف نبوة الانبیاء واسطة فی العروض مردودا بتلک النصوص القرآنیة القطعیة
والوجه الثالث انه قال الله تعالی وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیهم وقال الله تعالی
وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیهم وقال الله تعالی وما ارسلنا من قبلک من رسول
الا نوحی الیه وقال الله تعالی فبعث الله النبیین مبشرین ومنذرین وقال الله تعالی
وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین وقال الله تعالی وما ارسلناک الا مبشرا
ونذیرا وقال الله تعالی وما ارسلناک الا کافة للناس بشیرا ونذیرا وقال الله تعالی
ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین فهذه النصوص
نصوص فی ان الوحی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبعثته فی الجسد العنصری الجسمانی
متأخر من الوحی الی الانبیاء وبعثتهم کما هو مدلول قوله قبلک وقوله وخاتم النبیین
فکان زمان نبوة رسول الله صلی الله علیه وسلم وزمان نبوة الانبیاء علیهم السلام متعددا
لا واحدا فکان القول بکونه صلی الله علیه وسلم فی وصف نبوة الانبیاء واسطة فی العروض
مردودا بتلک النصوص القطعیة والوجه الرابع انه قال الله تعالی قل آمنا بالله وما
انزل علینا وما انزل علی ابراهیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی

موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من ربهم لا نفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون وقال الله تعالیٰ
اولئك الذین هدی الله فبهداهم اقتده وقال الله تعالیٰ واتبع ملة ابراهیم حنیفا وقال
البخاری فی صحیحه فی کتاب التفسیر قوله تعالیٰ اولئك الذین هدی الله فبهداهم اقتده حدثنا
ابراهیم بن موسی اخبرنا هشام ان ابن جریج اخبرهم قال اخبرنی سلیمن الاحول ان مجاهدا
اخبره انه سال ابن عباس افی ص سجدة فقال نعم وتلا ووهبنا الی قوله فبهداهم
اقتده ثم قال هو منهم زاد یزید بن هرون ومحمد بن عبید وسهل بن یوسف عن العوام
عن مجاهد قلت لابن عباس فقال نبیکم ممن امر ان یقتدی بهم انتهی وقال القسطلانی
فی المواهب فی النوع الاول فی المقصد السادس استدل الفخر الرازی فی المعالم بانه تعالیٰ
وصف الانبیاء بالاوصاف الحمیدة ثم قال لمحمد صلی الله علیه وسلم اولئك الذین هدی الله
فبهداهم اقتده فامره ان یقتدی باثرهم فیکون اتیانه واجبا والا فیکون تارکا للامر واذا
اتی بجمیع ما اتوا به من الخصال الحمیدة فقد اجتمع فیه ما کان متفرقا فیهم فیکون
افضل منهم انتهی وقال شاه عبد العزیز الدهلوی فی التفسیر العزیزی تحت قوله تعالیٰ
بل ملة ابراهیم حنیفا اتفاق این هر دو ملت ای ملت ابراهیمیه وملت مصطفویه در اصول
است لیکن اصول چنانچه عقاید را میگویند همچنین قواعد کلیه شرعیه را که مسایل جزئیه از ان
مستخرج میشوند نیز گویند اصول ملة ابراهیمی باین معنی در شریعت مصطفویه علی صاحبها
الصلوٰة والسلام محفوظ اند تفاوتی تغیرات اگر هست در فروع مستخرجه ازانها بحسب اختلاف
مصلحة زمان تفاوتی باشد مضایقه ندارد ومعنی اتباع ملة ابراهیمی همین است نه آنکه در فروع
جزئیه را بعینها باقی دارد وعند التحقیق ملة نام همان قواعد شرعیه است نه نام فروع جزئیه ومثال عام
فهم این اتباع آنست که هر دو شاگرد امام اعظم رضی الله عنه که صاحبین اند امام یوسف وامام محمد
رحمة الله علیهما بلا شبه در روش استنباط تابع امام خود اند وقواعد ایشان در وقت استخراج
مسایل مرعی میدارند لهذا اجتهاد ایشان از اجتهاد امام شافعی ممتاز است وامام شافعی را تابع
امام اعظم رحمة الله علیه نمیگویند مع هذا صاحبین در فروع مستخرجه مخالفت امام خود مینمایند همچنین
تابع مصطفویه علیه الصلوٰة والسلام مسطر ابراهیمی وقانون حنیفی را در وقت القای

این شریعت مرعید اشتة برهان قانون فرموده ست اگرچه در بعض جای فروع مستخرجه ثبوت
مخالف فروع مستخرجه ثبوت اتمع شده باشد انتهی فهذه النصوص نصوص فی انه تعالی
اضاف الانزال والملة والهدى الى الانبياء عليهم السلام وامره عليه الصلوة والسلام
بالايمان بما انزل عليهم والاقتداء بهديهم واتباع ملته عليهم السلام فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم مامورا بالايمان بما انزل عليهم مامورا بالاقتداء بهديهم ومامورا
باتباع ملته عليهم السلام فكان ما انزل عليهم وهديهم وملته مقدما على الانزال
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وماموريته بالايمان والاقتداء والاتباع فاذا
كان الامر كذلك كان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة فى العروض فى وصف
نبوة الانبياء عليهم السلام مردودا بتلك النصوص القرانية فقد حصل بما ذكر
من النصوص المذكورة من ايات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة فى العروض فى نبوة الانبياء عليهم
الصلوة والسلام مردودا عند الشرع لا يخلو من الكفر لان حاصل ذلك القول
ان موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام ليسوا انبياء حقيقة كما ان الجالس فى
السفينة ليس بمتحرك حقيقة وما هذا الا وهو الكفر لانه انكار النصوص القطعية
وكون الانبياء عليهم السلام مستفدين من سيد المرسلين عليهم السلام لا يستلزم
كونه صلى الله عليه وسلم واسطة فى العروض فى وصف نبوة الانبياء عليهم السلام
كما دل عليه حديث المعراج قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما انا فى الحطيم
مضطجعا اذ اتانى ات فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبى ثم اتيت بطست
من ذهب مملوا ايمانا فغسل قلبى ثم حشى ثم اعيد ثم اتيت بداية دون البغل وفوق
الحمار يقال له البراق يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بى جبريل
حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال
محمد قال وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا
فيها ادم فقال هذا ابوك ادم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا

بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من
هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى
وهذا عيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن
معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما
خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل
من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال
محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت
فاذا هرون قال هذا هرون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا
قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به نعم
المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت
عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء السابعة
فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه
قال نعم قيل مرحبا به ونعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك
ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل
اذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى ثم رفع الى البيت المعمور ثم اتيت باناء من

خمر وانا من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت علی موسی فقال
بما امرت قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة
كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع
الی ربك فسله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عني
عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الی موسی
فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوة كل يوم فرجعت الی موسی
فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوة كل يوم فرجعت الی موسی فقال بما
امرت قلت امرت بخمس صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوة كل
يوم واني جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الی ربك فسله
التخفيف لامتك قال سالت ربي حتی استحييت ولكني ارضی واسلم قال فلما جاوزت نادی
مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه ذكره في المشكوة انتهی كلام زيد

قال عمرو غرض اور انبیا میں جو کچھ ہو وہ ظل و عکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں پر
کسی نبی میں وہ عکس اوسی تناسب سے ہے جو جمال کمال محمدی میں تھا اور کسی نبی میں بوجہ معلوم
وہ تناسب نہیں رہا سو جہاں کہیں نبی کہنیکم فرمایا ہے اوسمیں بقا تناسب کیطرف اشارہ ہے
بہرحال بعد لحاظ معنی خاتم النبیین اور تشبیہ مندرج نبی کہنیکم یہہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ
اور زمینوں میں عکوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اوسی تناسب کے ساتھ ہیں یعنے کمالات اصل
میں جو تشبیہ تھی وہی نسبت کمالات عکوس میں بھی محفوظ رہی اس صورت میں اگر اصل ظل
میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت پھر بھی ادہر رہیگی انتہی کلام
عمرو **قال زید** خلاصہ کلام مذکور کا یہہ ہے کہ جمیع کمالات آنحضرت کے اصل اور ذاتی ہیں اور
جمیع کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس کمالات آنحضرت کے ہیں نہ ذاتی پھر یہہ کمالات آنحضرت
کے کسی نبی میں سب موجود نہیں اور کسی نبی میں سب کے سب موجود ہیں بحکم حدیث نبی کہنیکم کے

پس جبکہ کمالات آنحضرتؐ کے اصل اور ذاتی ہوئے اور کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس ہوئے نہ ذاتی تو اب اگر جمیع کمالات آنحضرتؐ کے کسی نبی مین موجود ہون اور وہ نبی مساوی بھی انکا ہو تو کچھ حرج نہین کیونکہ افضلیت آنحضرت کی اُس نبی پر بوجہ اصلیت بھی باقی رہیگی سو یہہ قول اور اعتقاد مخالف نصوص کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کے ہے کیونکہ نصوص کلام اور احادیث رسول اللہ دال ہین فضائل آنحضرت پر اور عمدہ تر فضائل آنحضرتؐ کا خواص آنحضرتؐ کے ہین اور خاصہ شی کا وہ ہے جو مختص ہو ساتھہ اوسکے نہ موجود ہو غیر مین سو اونمین سے یہہ چند خواص آنحضرت سید المرسلین کے یہان بیان کئے جاتے ہین کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ای اخرہم قال اللہ تعالی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق واخرہم فی البعث رواہ البغوی وابو نعیم وابن ابی حاتم وذکرہ القسطلانی فی المواہب والقاضی فی الشفاء وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الانبیاء بست اعطیت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنایم وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ کونہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول جمیع الناس کافۃ بشریعۃ مستقلۃ قال اللہ تعالی قل یایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا وقال اللہ تعالی وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا وقال اللہ تعالی تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا وقال رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعي رواه احمد والبيهقي والدارمي و
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي نصرت بالرعب
مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم واعطيت الشفاعة
وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق عليه وكونه صلى الله
عليه وسلم صاحب المقام المحمود قال الله تعالى عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبس المومنون يوم القيمة حتى يهموا بذلك
فيقولون لو استشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا فياتون ادم فيقولون انت ادم ابو الناس
خلقك الله بيده واسكنك جنته واسجد لك ملئكته وعلمك اسماء كل شيء اشفع
لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته
التي اصاب اكله من الشجرة وقد نهي عنها ولكن ائتوا نوحا اول نبي بعثه الله الى اهل الارض
فياتون نوحا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب سواله ربه بغير علم
ولكن ائتوا ابراهيم خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول اني لست هناكم ويذكر ثلث كذبات
كذبهن ولكن ائتوا موسى عبدا اتاه الله التوراة وكلمه وقربه نجيا فياتون موسى فيقول
اني لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب قتله النفس ولكن ائتوا عيسى عبد الله
ورسوله وروح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا عبدا
غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فياتونني فاستاذن على ربي في داره فيوذن
لي عليه فاذا رايته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقول ارفع محمد وقل
تسمع واشفع تشفع وسل تعطه فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه
ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود الثانية
فاستاذن على ربي في داره فيوذن لي عليه فاذا رايته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله
ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه فارفع راسي فاثني
على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم
الجنة ثم اعود الثالثة فاستاذن على ربي في داره فيوذن لي عليه فاذا رايته وقعت

ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع
وسل تعطه فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا
فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما بقي في النار الا من حبسه القرآن اي
وجب عليه الخلود ثم تلى هذه الآية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال هذا
المقام المحمود الذي وعده نبيكم متفق عليه وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه
وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله على كرسيه ويجاء بكم حفاة عراة
غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين
من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الاولون
والآخرون رواه الدارمي وقال ابو هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم فاكسى حلة
من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام
غيري رواه الترمذي ذكرهما في المشكوة وقال ابو هريرة سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن قوله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا فقال هي الشفاعة رواه
احمد والبيهقي وقال جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد
قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم
واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق
عليه وقال القاضي عياض في شفاء في فصل الشفاعة قال قتادة كان اهل العلم يرون
المقام المحمود شفاعته يوم القيمة وعلى ان المقام المحمود مقامه عليه الصلوة والسلام
للشفاعة مذاهب السلف من الصحابة والتابعين وعليه ائمة المسلمين انتهى كونه
صلى الله عليه وسلم سيد المرسلين وافضل المخلوقين قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا
بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات قال القاضي عياض
في الشفاء في الباب الاول من قسم الاول قال اهل التفسير اراد بقوله ورفع بعضهم
درجات محمدا صلى الله عليه وسلم انتهى وقال ابو هريرة اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع فنهس منها نهسة فقال انا سيد الناس يوم القيمة

وهل تدرون بم ذلك يجمع الله تعالى يوم القيمة الاولين والاخرين فى صعيد واحد
فيسمعهم الداعى وينفذهم البصر وتدنو الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا
يطيقونه وما لا يحتملون فيقول بعض الناس لبعض الاترى ما انتم فيه الاترى
ما قد بلغكم الا تنظرون الى من يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض الناس لبعض ائتوا
آدم فياتون آدم عليه السلام فيقولون يا آدم انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ
فيك من روحه وامر الملئكة فسجدوا لك اشفع لنا الى ربك الاترى ما نحن فيه
الاترى ما قد بلغنا فيقول آدم ان ربى غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله
ولن يغضب بعده مثله وانه نهانى عن الشجرة فعصيته نفسى نفسى اذهبوا
الى غيرى اذهبوا الى نوح فياتون نوحا عليه السلام فيقولون يا نوح انت اول الرسل
الى الارض وسماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الى ربك الاترى ما نحن فيه
الاترى ما قد بلغنا فيقول لهم ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله
مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لى دعوة دعوت بها على قومى نفسى
نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم عليه السلام فيقولون
انت نبى الله وخليله من اهل الارض اشفع لنا الى ربك الاترى ما نحن فيه
الاترى ما قد بلغنا فيقول لهم ابراهيم ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وذكر كذباته نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى
اذهبوا الى موسى فياتون موسى عليه السلام فيقولون يا موسى انت رسول الله
فضلك الله تعالى برسالاته وبتكليمه على الناس اشفع لنا الى ربك الاترى
ما نحن فيه الاترى ما قد بلغنا فيقول موسى ان ربى قد غضب اليوم غضبا
لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله انى قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسى نفسى
اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى عليه السلام فيقولون يا عيسى انت
رسول الله وكلمت الناس فى المهد وكلمة منه القاها الى مريم وروح منه فاشفع
الى ربك الاترى ما نحن فيه الاترى ما قد بلغنا فيقول لهم عيسى ان ربى

قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر
ذنبا نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد ﷺ فياتوني فيقولون يا محمد ﷺ انت رسول
الله وخاتم النبيين وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر اشفع لنا الى
ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فانطلق فاتي تحت العرش فاقع
ساجدا لربي ثم يفتح الله تعالى علي ويلهمني من محامده وحسن الثناء عليه
شيئا لم يفتحه لاحد قبلي ثم يقال يا محمد ﷺ ارفع راسك وقل تسمع واشفع تشفع فارفع
راسي فاقول يا رب امتي امتي امتي فيقال يا محمد ﷺ ادخل الجنة من امتك من لا حساب
عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذالك من
الابواب والذي نفس محمد بيده ان بين المصراعين من مصاريع الجنة لكما
بين مكة وهجر متفق عليه وقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا اكرم الاولين والآخرين على الله ولا فخر رواه الترمذي والدارمي وقال النسفي
في العقائد وافضل الانبياء محمد صلى الله عليه وسلم انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في كتاب الفضائل في هذا الحديث دليل على تفضيله صلى الله عليه
وسلم على الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدميين افضل من الملئكة
فهو صلى الله عليه وسلم افضل الآدميين وغيره انتهى قال القاضي في الشفاء
في الباب الثالث من القسم الاول انا تقرر من القرآن وصحيح الآثار واجماع
الامة كونه صلى الله عليه وسلم اكرم البشر وافضل الانبياء عليهم السلام انتهى
وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب في النوع الاول من المقصد السادس
قال الامام الرازي اجمعت الامة على ان بعض الانبياء افضل من بعض وان
محمدا صلى الله عليه وسلم افضل الكل انتهى وقال الزرقاني بعيد ذلك ومحمد صلى الله
عليه وسلم افضل الانبياء والرسل نصا واجماعا انتهى كونه صلى الله عليه وسلم
صاحب اختباء الدعوة لاجل الشفاعة يوم القيمة قال الله تعالى واستغفر لذنبك
وللمؤمنين والمؤمنات قال التفتازاني في شرح العقائد لنا قوله تعالى واستغفر

لذنبك وللمومنين والمومنٰت انتہی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
یوم القیٰمۃ ماج الناس بعضہم فی بعض فیاتون اٰدم فیقولون اشفع الی ربك
فیقول لست لہا ولکن علیکم بابراھیم فانہ خلیل الرحمٰن فیاتون ابراھیم فیقول
لست لہا ولکن علیکم بموسٰی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسٰی فیقول لست لہا ولکن
علیکم بعیسٰی فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسٰی فیقول لست لہا ولکن علیکم
بمحمد فیاتونی فاقول انا لہا فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلہمنی بمحامد احمدہ
بہا لا تحضرنی الاٰن فاحمدہ بتلك المحامد واخرلہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع
راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب امتی امتی فیقال انطلق
فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلك
المحامد ثم اخرلہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع
تشفع فاقول یارب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ
او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلك المحامد ثم اخرلہ ساجدا
فیقال یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب امتی
امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردلۃ
من ایمان فاخرجہ من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلك المحامد ثم
اخرلہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول
یارب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلك لك ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی
وعظمتی لاخرجن منہا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبات دعوتی لشفاعۃ
لامتی یوم القیٰمۃ فہی نائلۃ ان شاء اللہ تعالی من لا یشرك باللہ شیئا رواہ مسلم
وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب المیثاق من جمیع الانبیاء علیہم السلام قال اللہ تعالی اذ
اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق
لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال القاضی فی الشفاء والقاری فی شرح الشفاء

قال المفسرون اخذ الله الميثاق بالوحي الى انبيائه فلم يبعث نبيا الا ذكر له محمدا ونعته و
اخذ ميثاقه ان ادركه ليؤمنن به ولينصرنه بفتح النون ليؤمنن النبي المبشر صلى الله عليه وسلم بقوله حين راى عمر انه
ينظر في صحيفة من التوراة لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعي اي لاجل الميثاق
بذلك قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه كما رواه ابن جرير عنه انه قال موقوفا يكون
في الحكم مرفوعا لم يبعث الله نبيا من ادم فمن بعده الا اخذ عليه العهد في محمد صلى الله
عليه وسلم لئن بعث وهو حي ليؤمنن به ولينصرنه ويأخذ العهد بذلك على قومه
انتهى وقال القسطلاني في المواهب الزرقاني في شرح المواهب عن علي بن ابي طالب
رضي الله عنه ما بعث الله نبيا من الانبياء الا اخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد ليؤمنن
به ولينصرنه رواه ابن جرير وابن عساكر انتهى وقال البغوي في تفسير المعالم والقاضي في
التفسير المظهري قال علي ابن ابي طالب رضي الله عنه لم يبعث الله ادم ومن بعده الا
اخذ عليه الميثاق والعهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم واخذ العهد على قومه لئن بعث
محمد وهم احياء لتؤمنن به ولتنصرنه انتهى كذلك التفسير المردي عن علي بن ابي طالب رض
قال علي اخذ الميثاق من كل نبي من الانبياء بعد بعثته روي عن ابي موسى الاشعري
انه قال لما خلق الله سبحانه وتعالى ادم عليه السلام قال له يا آدم فقال نعم يا رب قال من
خلقك فقال انت يا رب خلقتني قال فمن ربك قال انت لا اله الا انت قال فاخذ عليك
الميثاق بهذا قال نعم ثم اخرج من ظهر ادم ذريته فبدأ بالانبياء منهم وبدأ من الانبياء
بمحمد صلى الله عليه وسلم فاخذ عليه العهد كما اخذ على آدم ثم اخذ العهد على الانبياء والرسل
كذلك وان يؤمنوا بمحمد صلى الله عليه وسلم وان ينصروه ان ادركهم زمانه فالتزموا ذلك
وشهد بعضهم على بعض وشهد الله سبحانه وتعالى بذلك على جميعهم واخذ بعد
ذلك العهد على سائر بني ادم ثم امر الله تعالى آدم فرفع راسه ونظر الى ذريته فراى الانبياء
والعلماء كالسرج والكواكب ذكره وثيمة بن الفرات في كتاب القصص كما في شرح الشفاء
للقاري كونه صلى الله عليه وسلم صاحب القرآن والمعجزة المستمرة قال الله تعالى وان
كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون

الله ان كنتم صدقين فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة
اعدت للكفرين وقال الله تعالى قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان ياتوا بمثل هذا
القران لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من الانبياء نبي الا وقد اعطي من الآيات ما مثله امن عليه البشر وانما كان الذي اوتيت وحيا
اوحى الله الي فارجو ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة متفق عليه وقال الامام النووي في شرح
مسلم في كتاب الايمان تحت ذلك الحديث ومعجزة نبينا صلى الله عليه وسلم القران المستمر الى
يوم القيمة انتهى وقال الامام محمد بن يوسف الشامي في كتابه المشهور بسيرة الشامي في ابواب
معجزاته السماوية ان القران معجزة مستمرة الى يوم القيمة انتهى وقال الشامي في شرح الدر
المختار قوله بعد القران لانه اعظم المعجزات على الاطلاق لانه معجزة مستمرة دائمة انتهى و
قال الشاه عبد العزيز في التفسير العزيزي في تفسير ذلك الكتاب ونبوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثابتة بالقران لانه معجزة مستمرة انتهى وقال الشيخ عبد الحق في ترجمة المشكوة
تحت ذلك الحديث نيست معجزه كه داده شده ام مگر وحي كه فرستاده شده است بسوي من يعني
قرآن عظيم كه معجزه عظيم است باقي بقا روزگار انتهى كونه صلى الله عليه وسلم نبيا حال كون آدم
بين الروح والجسد قال ابو هريرة قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة قال وآدم
بين الروح والجسد رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال ميسرة
الضبي قلت يا رسول الله متى كنت نبيا قال وآدم بين الروح والجسد رواه الامام
احمد والبخاري في تاريخه وابو نعيم في الحلية وصححه الحاكم وقال العرباض بن سارية
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني عند الله لخاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينته
رواه الامام احمد والبيهقي والحاكم وقال صحيح الاسناد كما في المواهب فهذه الاحاديث
تدل على الخصوصية مما لا يوجد في احد من الانبياء عليهم السلام قال الشيخ عبد الحق
في ترجمة المشكوة تحت ذلك الحديث وانجا ميگويند از سبق نبوت آنحضرت چه مراد است
از علم وتقدير الهي است نبوت همه انبيا را شامل است واگر بالفعل است آن خود در دنيا خواهد بود
چه افضل است كه مراد اظهار نبوت اوست صلى الله عليه وسلم پيش از وجود عنصري و در ملائكه

وارواح انبی کونه صلی الله علیه وسلم احب من الوالد والولد والناس اجمعین قال رسول
الله علیه وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین متفق علیه
کونه صلی الله علیه وسلم اکثر الانبیاء امة یوم القیمة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا
اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمة رواه مسلم وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اهل الجنة
عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم رواه الترمذی
والدارمی والبیهقی کونه صلی الله علیه وسلم صاحب اللواء یوم القیمة قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائی
رواه الترمذی کونه صلی الله علیه وسلم امام النبیین وصاحب شفاعتهم یوم القیمة قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع
ومشفع ولا فخر رواه الدارمی وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیمة
کنت امام النبیین وخطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فخر رواه الترمذی کونه صلی الله علیه
وسلم اول من یکسی بعد ابراهیم علیه السلام یوم القیمة قال رسول الله علیه وسلم
انا اول الخلائق یکسی یوم القیمة ابراهیم رواه البخاری فی صحیحه فی الجزء السابع
والعشرین وقال ابن مسعود قیل للنبی صلی الله علیه وسلم ما المقام المحمود قال ذلک یوم
ینزل الله علی کرسیه ویجاء بکم حفاة عراة غرلا فیکون اول من یکسی ابراهیم یقول الله
تعالی اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من ریاط الجنة ثم اکسی علی اثره ثم اقوم
علی یمین الله تعالی مقاما یغبطنی الاولون والاخرون رواه الدارمی ذکره فی المشکوة
کونه صلی الله علیه وسلم اول من ینشق عنه القبر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا
سید ولد ادم یوم القیمة واول من ینشق عنه القبر واول شافع واول مشفع رواه
مسلم کونه صلی الله علیه وسلم اول شافع قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول
شافع واول مشفع یوم القیمة رواه الترمذی کونه صلی الله علیه وسلم اول مشفع قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول
شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمی کونه صلی الله علیه وسلم اول شفیع فی الجنة قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم انا اول شفيع فى الجنة رواه مسلم [١٨] كونه صلى الله عليه وسلم اول من يقرع
له باب الجنة ويفتح له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من يقرع باب الجنة رواه
مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى باب الجنة يوم القيمة فاستفتح فيقول
الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك رواه مسلم [١٩] كونه
صلى الله عليه وسلم وامته اول من يجيز الصراط قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويضرب الصراط بين ظهرى جهنم فاكون انا وامتى اول من يجيزها متفق عليه [٢٠] كونه صلى
الله عليه وسلم اول الانبياء وآخرهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء
فى الخلق وآخرهم فى البعث رواه البغوى وابو نعيم وابن ابى حاتم وغيرهم قال جابر بن
عبد الله قلت يا رسول الله بابى انت وامى اخبرنى عن اول شئ خلقه الله تعالى قبل
الاشياء قال يا جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره ذكره
فى المواهب اللدنية [٢١] كونه صلى الله عليه وسلم امته خير الامم قال الله تعالى كنتم خير امة
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله وقال الله تعالى
وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا
وقال بهز بن حكيم عن ابيه عن جده انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى
قوله تعالى كنتم خير امة اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعين امة انتم خيرها واكرمها
على الله تعالى رواه الترمذى وابن ماجة والدارمى [٢٢] كونه صلى الله عليه وسلم امته اول من
يقضى لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون
يوم القيمة المقضى لهم قبل الخلائق رواه مسلم وغيره [٢٣] كونه صلى الله عليه وسلم امته اول
من يدخل الجنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون الاولون يوم القيمة
ونحن اول من يدخل الجنة رواه مسلم قال الامام النووى فى شرح مسلم فى كتاب الجمعة معناه
الآخرون فى الزمان والوجود السابقون بالفضل ودخول الجنة انتهى فهذه الخواص
خواص رسول الله صلى الله عليه وسلم الثابتة بتلك النصوص لا تخلو اما ان توجد فى
احد غيره صلى الله عليه وسلم بالفعل او لم توجد فلو كان القسم الاول فهو باطل بتلك النصوص

الدالة علی بعض خواص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان القسم الثانی فدعوی التساوی
باطل بعدم الوجدان بغیرہ علیہ الصلوۃ والسلام فقد ثبت بما ذکر من النصوص المذکورۃ
من آیات کلام اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قولہ اس صورت میں
اگر اصل وظل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت بھی ادھر
رہیگی انتہی باطل مردود بتلک النصوص المذکورۃ من آیات اللہ واحادیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک قولہ سو جہان میں نبی تبلیغ فرمایا ہو الخ مردود بتلک
النصوص المذکورۃ من آیات کلام اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبقولہ
تعالی انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ وقال اللہ تعالی انا ارسلنا
الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تفضلونی علی اخوانی المرسلین فانھم بعثوا کما بعثت ذکرہ القاری فی شرح الشفا واذا
عرف ذلک فقد عرف ان ذلک القول الحاد واضلال لانہ انکار خواص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الثابتۃ بالنصوص المذکورۃ من آیات کلام اللہ تعالی واحادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی کلام زید۔ پس علماء دین کے نزدیک
دونوں قول میں سے کونسا قول حق وصحیح ہے اور
کونسا باطل وقبیح ،
بینوا توجروا

جوابات علماء دہلی

الجواب صحیح الراقم عبد الرب عفی عنہ

عبد الرب ۱۳۰۸

ما قال زید فھو حق واللہ الموفق (محمد) کلام زید صحیح بلاریب وقول المخالف خلاف الحق والصواب

کلام زید وتحقیق زید در ردِ بند وحقیقۃ حق است بر خلاف آن مذہب مساوات در دین واز فرقہ اہل اسلام ومخالف تمین است

العبد محمد شاہ ادریس

کلام زید حق لا ریب فیہ

ما قال زید فھو حق بلا مریۃ

واللہ الموفق والمعین

محمد عبدہ ...

ضیاء الدین رحیم ۱۳۰۶ حقیر خواجہ

محمد علی قوت بازوی

ماقال زید فهو الصحیح وماقال عمرو فهو القبیح واللہ المستعان وعلیہ التکلان فقط

قول زید حق وقول عمر مردود

محمد یعقوب عفی عنہ ابن سید شاہ

ماقال زید فهو حق موافق بالکتاب والسنۃ والاجماع وماقال عمرو باطل مخالف الکتاب والسنۃ والاجماع واللہ الموفق للصواب وعندہ ام الکتاب فقط

محمد سیف عبدہ

زید نے جو دلائل لکھے موافق کتاب وسنت کے ہیں اور دلائل عمرو کے غلط وطبعی وضعی فقط

حررہ محمد افضل الدین عفا عنہ۔

قسمت عبد الحکیم علم شد از فیض قاسم

ماقال زید فهو حق وماقال عمرو فهو باطل واللہ الموفق والمعین

محمد نعمان بن محمد اسمعیل عالم پنجابی

دستخط علماء لکھنؤ

اقوال زید صحیح ومعتبر ہیں واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی۔

محمد عبد الحی ابو الحسنات

مواہیر علماء رامپور

لاشک فی ان معنی کونہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبیین لانبی بعدہ وان نبوۃ الانبیاء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بالذات بمعنی نفی الواسطۃ فی العروض ہذا الانباء و تحقق الواسطۃ فی الثبوت فمن خالفہ فقد خالف الحق العبد الراقم محمد ارشاد حسین عفی عنہ۔

ہذا ہو الحق من نفی الواسطۃ فی العروض وردہا وقال معنی کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین انہ لانبی بعدہ فحجۃ قاطعۃ وبراہینہ ساطعۃ ومن خالفہ فاقوالہ ضعیفۃ وبیاناتہ رکیکۃ

محمد عبد القادر

حررہ محمد عبد القادر الرامپوری عفی عنہ

عبد القادر احمدی محی الدین محمد

ماقال الیہ عمرو امر باطل لاینبغی ان یصغی الیہ مخالف لتصریحات المفسرین لایلیق الاعتماد علیہ بل معنی کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء انہ لانبی بعدہ والنبوۃ للانبیاء ثابتۃ حقیقۃ بمعنی نفی الواسطۃ فی العروض واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

قول زید حق لامنازعۃ فیہ العبد محمد علاؤ الدین حسن عفی عنہ

محمد احمد علاؤ الدین

مواہیر علماء بدایون و بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقوال زید کے متعلق تفسیر خاتم النبیین کے حق و صحیح ہیں اور خیالات عمرو کے باطل و قبیح ہیں احادیث متواترہ اور اقوال صحابہ و تابعین و کافہ مفسرین و محدثین و فقہاء و متکلمین سے ثابت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی نہ آپکے زمانہ میں نہ آپکے بعد کوئی نبی مبعوث ہوا نہ آپکے بعد مبعوث ہو تا قیامت تک اور جو قائل ہو وقوع کسی نبی کی نبوت کا آپکے زمانہ میں یا بعد آپکے زمانہ کے بلکہ قائل ہو تجویز و امکان نبوت کسی شخص کا قطع نظر وقوع و جواز سے از منہ ثلثہ میں مستلزم کفر ہے امام توربشتی نے بعد تحقیق معنی ختم نبوت کتاب معتمد میں فرمایا ہے و آنکس کہ گوید بعد ازین نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس نیز گوید کہ امکان دارد باشد کافر است ہست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہ اور تمہید وغیرہ کتب عقائد سے بھی ایسا ہی ثابت ہے اور کتب مشہورہ فتاوے فقہاء حنفی و شافعی میں بھی تصریح ہے کہ قول بجواز نبوت کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر ہے یہیں مقام افسوس ہے کہ عمرو نے سب مفسرین و محدثین و فقہاء و متکلمین کو معنی آیت کریمہ کے ناواقف جاہل قرار دیا اور جاہلوں کو تجویز نبوت پر واسطے کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے آمادہ کر دیا اور جو اثر فی کل ارض نبی کنبیکم سے اسی عقیدہ کی تائید کی ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ارشاد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے اور حضرت ابن عباس سے بھی صحاح ستہ میں مروی نہیں ہے بلکہ غیر صحاح میں صرف ایک راوی کی روایت سے منسوب ہے اور علماء کرام کو اسکی روایت میں اختلاف ہے بعض نے موضوع لکھا ہے بعض نے ضعیف بعض نے تصحیح الاسناد و شاذ المتن لیکن بہر حال اس سے وقوع نبوت کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صراحۃ ثابت نہیں ہے اور صرف کاف سے مساوات و مشابہت فی الخصائص کسیطرح ثابت نہیں ہو سکتی اور لفظ المرجان و روح البیان وغیرہ سے ثابت ہے کہ وہ اثر ماؤل ہے محمول بر ظاہر نہیں ہے جماہیر علماء کے نزدیک پس استدلال اس سے اعتقاد مذکور پر محض اضلال و تغلیط جہال ہے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین حررہ الفقیر الحقیر عبد القادر محب الرسول البدایونی غفر لہ اللہ تعالی آمین

(مہر: عبد القادر محب الرسول قادری ۱۲۹۱)

[illegible]

قول احمد کا صواب ہے اور قول عمرو کا باطل بلا اشتباہ ہے حررہ محب احمد عبد الرسول البدایونی

(مہر: محب احمد قادری عبد الرسول)

اقوال تحذیر الناس کے باوجودیکہ پر از اختلال ہیں باینہمہ مستلزم انواع کفر و ضلال ہیں اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم
حررہ محمد فصیح الدین بدایونی عفی عنہ

(مہر: محمد فصیح الدین ۱۲۹۸)

[illegible]

بمبئی بھنڈی بازار دوکان نمبر ۱۰۳

C.P. PRESS BOMBAY